تألیفات رشیدیہ

مع

فتاوی رشیدیہ مکمل مبوب

فقیہ العصر قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی قدس سرہٗ

کے فتاوی، رسائل اور تصانیف کا مجموعہ

ادارہ اسلامیات لاہور

- فتاوی رشیدیہ مکمل مبوب
- سبیل الرشاد
- ہدایۃ الشیعہ
- زبدۃ المناسک
- فیصلۃ الاعلام فی دار الحرب و دار الاسلام
- لطائف رشیدیہ
- ہدایۃ المعتدی فی قراءۃ المقتدی
- القطوف الدانیۃ فی تحقیق الجماعۃ الثانیۃ
- الحق الصریح فی اثبات التراویح
- فتوی مولد شریف
- رد الطغیان فی اوقاف القرآن
- تعداد رکعات تراویح
- اوثق العری فی تحقیق الجمعۃ فی القری
- فتوی احتیاط الظہر

www.ahlehaq.org

اضافہ شدہ ایڈیشن

تالیفاتِ رشیدیہ

مع

فتاویٰ رشیدیہ

مکمل مبوّب

فقیہ العصر قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہٗ

کے فتاویٰ، رسائل اور تصانیف کا مجموعہ

ادارہ اسلامیات

پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

★ دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور

★ ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان

★ موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی

Web: www.idaraeislamiat.com Email: idara.e.islamiat@gmail.com

پہلی بار عکسی طباعت ——— محرم الحرام ۱۴۰۸ھ، ستمبر ۱۹۸۷ء

تصحیح شدہ جدید ایڈیشن بار دوم ——— ۱۴۱۲ھ، ۱۹۹۲ء

باہتمام ——— اشرف برادران سلمہم الرحمٰن

ناشر ——— ادارۂ اسلامیات - لاہور

مطبع ——— ارشد سلمان وہاب پرنٹرز لاہور

قیمت ——— مجلد ڈائی دار

کتابت ——— مشتاق احمد جلالپوری

ادارۂ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

★ ——— دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور

★ ——— ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان
فون ——— ۳۷۳۵۳۲۵۵ - ۳۷۲۲۳۹۹۱

★ ——— موہن روڈ
چوک اردو بازار، کراچی فون ۳۲۷۲۲۴۰۱

Web: www.idaraeislamiat.com Email: idara.e.islamiat@gmail.com

دلیل اس آیت کو گردانتے ہیں، مسلمانوں کو ایسا عقیدہ رکھنا درست ہے یا نہیں اور معتقد کافر ہوگا یا نہیں ؟

جواب :۔ علم غیب میں تمام علماء کا عقیدہ اور مذہب یہ ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے اُس کو کوئی نہیں جانتا۔ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۔ خود حق تعالیٰ فرماتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ ہی کے پاس علم غیب کی کنجیاں ہیں کہ کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے ۔ پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔ مگر ہاں جو بات کہ حق تعالیٰ اپنے کسی مقبول کو بذریعہ وحی یا کشف بتادیوے وہ اُس کو معلوم ہو جاتا ہے اور پھر وہ مقبول کسی کو خبر دیوے تو اس کو بھی معلوم ہو جاتا ہے جیسا علم جنت اور دوزخ اور رضا وغیرہا کا حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بتلا دیا اور پھر انہوں نے اُمت کو خبر دی۔ چنانچہ اس آیت سورۂ جن سے معلوم ہوا سو حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ جس غیب امر کی خبر حق تعالیٰ اپنے مقبول کو دیوے تو اُس کی خبر اس کو ہو جاتی ہے نہ یہ کہ تمام مغیبات حق تعالیٰ کے نبی کو کشف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ معنی اس کے ہو دیں کہ تمام علم غیب رسولؐ کو معلوم ہو جاتا ہے تو دوسری آیت صاف اس کے خلاف کہہ رہی ہے۔ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ (ترجمہ) کہہ دے کہ میں نہیں مالک اپنے نفس کے واسطے کسی نفع اور کسی ضرر کا مگر جو خدا تعالیٰ چاہے اور جو میں غیب کو جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور کوئی برائی مجھ کو نہ لگتی۔"

پس صاف روشن ہو گیا کہ مغیبات آپ کو معلوم نہیں اپنا نفع اور ضرر بھی آپ کے اختیار میں نہیں تو یہ عقیدہ البتہ خلاف نص قرآن کے شرک ہوا۔ خود دوسری آیت میں موجود ہے ۔ لَا أَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۔ (ترجمہ) میں نہیں جانتا کہ کیا کیا جاوے گا میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ۔ پس جب صاف ظاہر ہو گیا کہ رسول علیہ السلام کو ہرگز علم غیب نہیں مگر جس قدر اطلاع دی جاوے اور اس پر بہت آیات و احادیث شاہد ہیں تو خلاف اس کے عقیدہ کرنا کہ انبیاء علیہم السلام سب غیب کو جانتے ہیں شرک قبیح جلی ہووے گا، معاذ اللہ حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسے عقیدۂ فاسد سے نجات دے آمین۔ پس ایسے عقیدے والا مشرک ہوا۔

یارسول اللہ پکارنا

سوال :۔ یارسول اللہؐ دُور سے یا نزدیک قبر شریف سے پُکارنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں تو یارسول اللہؐ کہنا بھی ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دُور سے سُنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے اور جو یہ عقیدہ نہیں تو کفر نہیں مگر کلمہ مشابہ بکفر ہے البتہ اگر اس کلمہ کو درود شریف کے ضمن میں کہے اور یہ عقیدہ کرے کہ ملائکہ اس درود شریف کو آپ کے پیش عرض کرتے ہیں تو درست ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ ملائکہ درود بندۂ مومن کا آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں اور ایک صنف ملائکہ اسی خدمت پر ہیں۔ فقط

رسول اللہؐ کو صنم وغیرہ کہنا

سوال :۔ شاعر جو اپنے اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صنم یا بت یا آشوب ترک فتنہ عرب باندھتے ہیں اس کا

www.ahlehaq.org

قبیح من الکلام ونوع من السبغی جهته وان ظهر بدلیل حاله انه لم یتعمد ذمه ولم یقصد سبه اما لجهالة حملته علی ما قاله اما لضجر او سکر او قلة مراقبة وضبط للسانه او عجرفة وتهور فی کلامه فحکم هذا الوجه حکم الوجه الاول القتل دون تلعثم انتهی ملخصاً [1]

پس اس کلماتِ کفر کے لکھنے والے کو منع کرنا شدید چاہیئے اگر مقدور ہو اگر باز نہ آوے تو قتل کرنا چاہیئے کہ موذی وگستاخ شان جناب کبریا تعالیٰ اور اس کے رسول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یارسول اللہ کا وظیفہ

سوال :۔ ورد و وظیفہ ان اشعارِ ذیل کا اگر کوئی کرے تو کیا حکم ہو گا؟ جائز یا منع اور گناہ صغیرہ یا کبیرہ اور کیا شرک ہو گا؟ جیسے ورد یارسول اللہ انظر حالنا۔ یارسول اللہ اسمع قالنا۔ انّنی فی بحر ہم مغرق خذ یدی سہل لنا اشکالنا۔ یا یہ شعر قصیدہ بردہ کا ورد کرنا یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ۔ سواک عند حلول الحادث العمم۔ یا اور کوئی شعر یا نثر ہیں ورد اسماء مخلوق بطور وظیفہ کرنا۔

جواب :۔ ایسے کلمات کو نظم ہو یا نثر ورد کرنا مکروہ تنزیہی ہے کفر و فسق نہیں کیونکہ وجہ کفر کی غیر کو حاضر و متصرف جاننا ہے اور وجہ فسق کی احتمال فساد عقیدہ عوام اور اپنے اُوپر تہمت شرک رکھنا ہے اور کراہتہ تنزیہی یہ کہ فی الجملہ مشابہت استعانت غیر سے ہونے کی بھی گونیت نہیں جیسا کہ قسم غیر اللہ کی کو شرک حدیث میں فرمایا اور خود آپ نے بھی بعض اوقات غیر کی قسم کھائی تو اس کو عمداً صغیرہ پر حمل کیا ہے علماء نے، اور سہواً معاف و مباح۔ پس اس کو بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیئے۔ یہ وہ جواب ہے جو بندہ نے شیئاً للہ کے جواب میں لکھا تھا اور آپ کو شبہ ہوا تھا۔ فقط والسلام

اُن صاحب کو فرمادو کہ ہر دو اسم کو پڑھے جاویں بندہ بھی دُعا کرتا ہے اور سورہ فاتحہ کو درمیان سنت و فرض فجر کے اکتالیس بار پڑھ لیا کریں حق تعالیٰ رحم فرماوے آمین! فقط والسلام

علمِ غیب کا قائل ہونا

سوال :۔ حضور فرماتے ہیں کہ جو شخص علم غیب کا قائل ہو وہ کافر ہے حضرت جی آج کل تو بہت آدمی ہیں کہ نماز پڑھتے ہیں وظائف بکثرت پڑھتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد میں حاضر رہنا و حضرت علی کا ہر جگہ موجود ہونا دور کی آواز کا سُننا مثل مولوی احمد رضا خاں بریلوی کہ جنہوں نے رسالہ علم غیب لکھا ہے کہ نمازی اور عالم بھی ہیں کیا ایسے شخص کافر ہیں ایسوں کے پیچھے نماز پڑھنی اور محبت و دوستی رکھنی کیسی ہے؟

جواب :۔ جو شخص اللہ جل شانہٗ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بے شک کافر ہے۔ اُس کی امامت اور اس سے میل جول محبت مودت سب حرام ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

---

[1] بے شک کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت فرماتا ہے اور ان کے لئے اہانت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔ شفا میں کہا ہے کہ دوسری وجہ یہ ہے کہ فاعل نے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا اور اس کا ارادہ گالی اور نقص نکالنے کا نہ ہو اور نہ اس کا مقصد ہو لیکن اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کلمہ کفر کہا، لعنت یا گالی یا آپ کو جھٹلانے یا کسی ایسی چیز کی طرف آپ کو نسبت کرنے سے۔

لازم ہے۔ محمود عفی عنہ دیوبندی۔ خادم الطلباء احقر الزمن احمد حسن الحسینی الرضوی نسباً والجشتی الصابری مشرباً والحنفی مذہباً والامروہی مولداً ومسکناً غفرلہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ اسمہ احمد ۱۲۹۷ھ۔

غیر اللہ کی نداء کب شرک ہوگی ؟

سوال :۔ پڑھنا ان اشعار وقصائد کا خواہ عربی ہوں یا غیر عربی جن میں مضمون استعانت واستغاثہ بغیر اللہ تعالیٰ ہوں کیسا ہے اور وہ پڑھنا کبھی بطور ورد و وظیفہ بہ نیت انجاح حاجت ہوتا ہے اور کبھی بطور نعت اشعار پڑھے جاتے ہیں ان کے ضمن میں اشعار استمدادیہ والتجائیہ بھی پڑھے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ شعر ؎

یا رسول اللہ انظر حالنا　　یا نبی اللہ اسمع قالنا
اننی فی بحر ہم مغرق　　خذ یدی سہل لنا اشکالنا[1]

یا یہ شعر قصیدہ بردہ کا پڑھنا ؎

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ　　سواک عند حلول الحادث العمم[2]

تو کبھی فقط یہی شعر بطور ورد و عمل سو دو سو بار پڑھتے ہیں کبھی سارا قصیدہ بطور ورد پڑھتے ہیں اور اس کے ضمن میں وہ اشعار استعانت کے بھی آجاتے ہیں اور مداومت ورد وادائے زکوٰۃ ان اشعار وقصائد کی کرتے ہیں اور اسی قسم کے اشعار نعتیہ واستمدادیہ منسوب بہ مولانا جامی ودیگر علماء ہیں اور شاید اشعار مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ومولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہما کے بھی بطور قصیدہ نعتیہ متضمن اشعار استمدادیہ ہیں۔ پس یہ اشعار استعانت واستغاثہ بغیر اللہ تعالیٰ خواہ ضمن نعت میں تبعاً خواہ تنہا مستقلاً بطور ورد و وظیفہ بمداومت یا گاہے گاہے خواہ بطور محبت وذوق وشوق یا کسی اور نیت سے جائز ہیں یا مستحب ہیں یا ممنوع اور شرک ہیں اور اگر ناجائز ہیں اور شرک ہیں تو ان کے مصنفوں کے حق میں کیا کہا جاوے کہ وہ اکابر دین تھے اور پیشوائے اہل یقین۔ امید ہے کہ جواب مسئلہ ہذا بہ تفصیل وتحقیق تمام بطور کلیات وتفصیل جزئیات تحریر فرمائیں کہ دوبارہ سوال کرنے کی ضرورت نہ رہے اور ان اشعار کا پڑھنا اس ملک میں بہت رائج ہے اور ان مسائل کو نہ کوئی دریافت کرتا ہے نہ کوئی عالم بخوف ملامت وطعن خلق صاف صاف بتاتا ہے۔ الا شاذ و نادر ان مسائل کے سائل کو یا بحث کرنے والے کو منکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے ہیں اور مساجد اور خانقاہوں میں روبرو علماء اور مشائخ کے یہ اشعار پڑھے جاتے ہیں اور کوئی عالم یا شیخ کہ بعض حضرات ان میں خوش عقیدہ اور دیندار بھی ہوتے ہیں کچھ تعرض نہیں کرتا اور تقریبات شادی میں بھی اور مجالس اعراس ومیلاد میں بھی اس کا رواج ہے اور پڑھنے والے از خود بدوں طلب کے پڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور ہم لوگ جو بعض تقریبات شادی وغیرہ میں شریک محفل بضرورت ہوتے ہیں جو کچھ وہ پڑھنے والا جاہل پڑھتا ہے اگرچہ صاف کلمات شرکیہ وکفریہ سے پڑھے مجبوری سے سننا پڑتا ہے کیونکہ کوئی عالم و رئیس محلہ وغیرہ جو حاضر محفل ہوتے ہیں اس بارہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا پھر اور لوگ کیا کہہ سکتے ہیں۔

---

[1] اے رسول اللہ ہمارے حال کو دیکھئے اے اللہ کے نبی ہمارا کہنا سن لیجئے میں دریائے غم میں غرق ہوں میرا ہاتھ پکڑ لیجئے ہماری مشکلوں کو آسان کر دیجئے۔
[2] اے مخلوق میں سب سے زیادہ مکرم میرے لئے کوئی ایسا نہیں جس کے پاس فریاد کروں سوائے آپ کے عام حادثوں کے نازل ہونے کے وقت۔

جواب :۔ یہ خود آپ کو معلوم ہے کہ نداء غیر اللہ تعالیٰ کو کرنا دور سے شرک حقیقی جب ہوتا ہے کہ ان کو عالم سامع مستقل عقیدہ کرے ورنہ شرک نہیں ۔ مثلاً یہ جانے کہ حق تعالیٰ ان کو مطلع فرمائے گا یا باذنہ تعالیٰ انکشاف ان کو ہو جائے گا یا باذنہ تعالیٰ ملائکہ پہنچا دیں گے ۔ جیسا درود کی نسبت وارد ہے یا محض شوقیہ کہتا ہو محبت میں یا عرض حال محل تحسر و حرمان میں کہ ایسے مواقع میں اگرچہ کلمات خطابیہ بولتے ہیں لیکن ہرگز نہ مقصود اسماع ہوتا ہے نہ عقیدہ ۔ پس ان ہی اقسام سے کلماتِ مناجات و اشعار بزرگان کے ہوتے ہیں کہ فی حد ذاتہ نہ شرک نہ معصیت مگر ہاں بوجہ موہم ہونے کے ان کلمات کا مجامع میں کہنا مکروہ ہے کہ عوام کو ضرر ہے اور فی حد ذاتہ ایہام بھی ہے لہٰذا نہ ایسے اشعار کا پڑھنا منع ہے اور نہ اس کے مؤلّف پر طعن ہو سکتا ہے اور کراہت موہوم ہونے کی بوجہ غلبہ محبت کے منجر ہو جاتی ہے ۔ مگر ایسی طرح پڑھنا اور پڑھوانا کہ اندیشہ عوام کے ضرر کا ہو ، بندہ پسند نہیں کرتا گو اس کو معصیت بھی نہیں کہہ سکتا ۔ مگر خلاف مصلحت وقت کے جانتا ہے مگر ہاں جس کلام میں صاف کلمات کفر ہوں اُس کو نہ سُننا حلال ہے اور نہ سکوت روا ہے اگر قادر نہ ہو تو الگ ہو جاوے اور جو عالم باوجود قدرت کے اس کو ردّ نہ کرے یہ مداہنت ہووے گی ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

غیر اللہ سے پناہ مانگنا

سوال :۔ کتاب حیوٰۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ ابن سنی نے عمل الیوم واللیلۃ میں لکھا ہے روی ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلۃ من حدیث داؤد بن الحصین عن عکرمۃ عن ابن عباس عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہ قال اذا کنت بواد تخاف فیہ الاسد فقل اعوذ بدانیال علیہ السلام وبالجب من شر الاسد حیوٰۃ الحیوان ۔ جلد اول صـ۶ ـ دربیان اسد[1] اور بعد چند سطور کے مرقوم ہے :۔ فلما ابتلی دانیال علیہ السلام بالسباع اولا و اخرا جعل اللہ تعالیٰ الاستعاذۃ بہ فی ذلک تمنع شر السباع التی لا تستطاع[2] یہ عمل پڑھنا جائز ہے یا نہیں ۔ اگر نہیں تو اس روایت کا کیا جواب ہے اور استعاذہ بغیر اللہ تعالیٰ جائز ہے یا منع اور منع ہے تو شرک ہے یا کیا ؟

جواب :۔ اگر روایت حیوٰۃ الحیوان کی صحیح ہے تو وجہ یہ ہے کہ اس لفظ میں یہ اثر حق تعالیٰ نے رکھا ہے چنانچہ عبارت دوسری حیوٰۃ الحیوان کی اس پر شاہد ہے کہ حق تعالیٰ نے استعاذہ بدانیال کو مانع شر سباع بنا دیا ہے ۔ اس سے خود ظاہر ہے کہ اس طرح کے کلام میں تاثیر رکھ دی ہے ۔ پس نہ حضرت دانیال وہاں موجود ہوتے ہیں نہ ان کو کچھ علم و خبر ہے نہ وہ دفع کرتے ہیں اس کلمہ کے اثر سے باذنہ تعالیٰ منع شر ہو جاتا ہے ۔ پس بایں معنی یہ معنی سمجھ کر وقت ضرورت کے پڑھنا اس کا مباح ہُوا کیونکہ ایسی حالت

---

[1] ابن سنی نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں داؤد ابن حصین کی روایت سے عکرمہ از ابن عباس کے ذریعہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ہے کہ جب تم کسی جنگل میں ہو اور اس میں شیر کا خوف ہو تو یوں کہہ کہ میں پناہ مانگتا ہوں دانیال کی اور کنوئیں کی شیر کی برائی سے (حیوٰۃ الحیوان دربیان اسد)

[2] چونکہ دانیال علیہ السلام اول و آخر درندوں سے آزمائش میں ڈالے گئے تھے ، اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ پناہ مانگنے کو اس بارہ میں ایسا قرار دے دیا کہ ان درندوں کے شر کو منع کرے جن کے دفع کی طاقت نہ رکھے ۔